بھوت کہاں ہے؟

شکیل جاوید

بازار شفاعت پوتہ، امروہہ (یوپی)

عافیہ اندر والے کمرے سے بھاگی بھاگی باہر آئی۔

''امی امی! بب- بھوت۔'' اس کی سانس پھولی ہوئی تھی اور چہرے پر پسینہ کی ننھی ننھی بوندیں، امی نے اسے گلے سے لگا کر سمجھایا:

''بیٹا! تم تو یونہی گھبرا جاتی ہو، ذرا اندھیرا ہوا نہیں کہ تمہارا ڈر شروع، کتنی بار کہا ہے تم سے کہ کمرے میں جانے سے پہلے بتی جلا لیا کرو۔''

عافیہ نے اپنی بے ترتیب سانسوں پر قابو پانے کی کوشش میں کہا: ''دیکھ لیجیے بٹن تو میں نے دبایا تھا، بجلی ہی غائب ہے۔''

وہ جانتی تھیں عافیہ جھوٹ نہیں بولتی پھر بھی انھوں نے کمرے میں قدم رکھ کر چیک کیا تو واقعی بلب کا بٹن کھلا ہوا تھا۔

دن ہو یا رات یا شام کا اندھیرا عافیہ کمرے میں قدم رکھتے ہوئے گھبرا جاتی، اس کے چہرے پر خوف طاری ہو جاتا اس بات سے اس کی امی اچھی طرح واقف تھیں لیکن انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ کئی بار کاشف نے اسے ڈرایا تھا اور وہ بھاگی بھاگی امی سے آکر چمٹ گئی تھی۔

''امی! کمرے میں بھوت ہے، آپ میری بات پر یقین کیوں نہیں کرتیں؟''

وہ عافیہ کو سنجیدگی سے سمجھایا کرتیں کہ یہ بھوت ووت کچھ نہیں ہوتے، بیٹا! یہ ہمارا وہم ہے اور کچھ نہیں، لیکن عافیہ تھی کہ یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھی جبکہ امی بچوں کی نفسیات پر بڑی گہری نظر رکھتی تھیں کہ بچپن میں ذہن میں لگایا ہوا ڈر کا پودا جیسے جیسے بچوں کی عمر بڑھتی ہے وہ بھی اپنی جڑیں مضبوط کرتا جاتا ہے۔ اس لیے ڈر کے اس پودے کو جڑ پکڑنے سے پہلے ہی نکال دینا چاہیے۔

انھوں نے دیکھا تھا عافیہ کے ابو گملوں میں لگے پھولوں کے پودوں کی نرائی کرتے وقت گھاس کو اُکھاڑ دیا کرتے ہیں۔ ایک بار ان کے پوچھنے پر عافیہ کے ابو نے بتایا تھا کہ ''یہ خودرو گھاس (آپ ہی اُگ آنے والی) کو نکال کر باہر نہ پھینکا جائے تو یہ اصل پودے کو دبا کر اس سے بڑی ہو جاتی ہے، اتنی بڑی کہ اصل کا پتہ ہی نہیں چلتا۔''

عافیہ کی امی اکثر تنہائی میں بیٹھی ہوئیں اس موضوع پر غور و فکر کیا کرتیں کہ عافیہ کے ذہن سے اس ڈر کے پودے کو وہ کس طرح باہر نکالیں جو دن بہ دن اپنی جڑیں مضبوط کرتا جا رہا ہے ان کے لاکھ سمجھانے پر بھی عافیہ کے ذہن سے یہ بات بھلا کس طرح نکلے کہ اندر والے کمرے میں بھوت کا بسیرا ہے۔ اس موضوع پر بات کرتے وقت اکثر وہ اس قدر بگڑ جاتی جیسے واقعی اس نے بھوت کو دیکھا ہے۔

اب یہ بھوت سے ڈر جانے والی بات آہستہ آہستہ عافیہ کے دوسرے چھوٹے بہن بھائیوں تک بھی جا پہنچی تھی اوراس حد تک جیسے اندر والے کمرے میں واقعی بھوت رہتا ہے۔سہ دری کے بعد یہ کمرہ سائڈ میں تھااس میں کوئی روشن دان وغیرہ بھی بنوانا ممکن نہ تھارات تو رات اس میں دن میں بھی اندھیرا چھایا رہتا، رات تو خود اپنے دامن میں ڈراور خوف چھپا کر لاتی ہے جسے صرف اُجالا ہی بھگا سکتا ہے۔

عافیہ کی امی کا زیادہ وقت اسی سوچ اور فکر میں ڈوبا رہتا دوسرے کام کاج میں لگے رہنے کے بعد بھی اس طرف سے ان کا خیال نہ ہٹتا اور وہ اسی سوچ میں ڈوبی رہتیں کہ اس کا کوئی حل نکل آئے؛لیکن ڈر تھا جو کسی غلط پودے کی طرح اپنی جڑ پکڑتا جارہا تھا۔

آخر کافی سوچ وچار کے بعد ایک دن وہ شوہر سے فکرمند لہجے میں بولیں۔''دیکھ لینا یہ بھوت والا ڈر ایک دن میری بچی کو کھا جائے گا، ہائے! میری پلی پلائی بچی۔''

ماں تو آخر ماں ہوتی ہے وہ رونے لگیں،شوہر نے انہیں سمجھایا،اس سمجھانے والی کیفیت میں وہ کہنے لگیں:

''اب تو نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ نہ صرف عافیہ بلکہ دوسرے بچوں کے دماغ میں بھی یہ بات گھر کرتی جارہی ہے کہ اندر والے کمرے میں بھوت کا بسیرا ہے کیوں نہ ہم اس کمرے کو بند کر دیں؟''

عافیہ کے ابو نے جواب دیا:''یہ اندر والا کمرہ مستقل طور پر بند کر دینے سے کیا ہم بچوں کے دل و دماغ سے یہ ڈر نکالنے میں کامیاب ہوجائیں گے کہ اب بھوت کی کہانی ختم ہوگئی ہے ۔ ارے میڈم! اس بات سے یہ تصدیق ہورہی ہے کہ واقعی اندر والے کمرے میں بھوت کا بسیرا ہے۔جب ہی تو ہم نے اسے بند کر دیا ہے۔''

خلاف توقع شوہر کے منھ سے یہ بات سن کران کے چہرے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں چمکنے لگیں اور مارے خوف کے ان کا منھ کھلا رہ گیا جیسے انہیں بھی بھوت نظر آ گیا تھا۔

امی بازار سے لوٹیں تو عافیہ کو گھر کی دہلیز پر بیٹھا دیکھ کران کا ماتھا ٹھنکا،لیکن یہ دیکھ کر انہیں کچھ اطمینان سا ہوا کہ دروازہ باہر سے بند ہے وہ سوچنے لگیں بچوں کے ساتھ کھیل میں لگ گئی ہوگی، وہ قریب آئیں تو عافیہ کی آنکھوں میں آنسو تھے، وہ انہیں دیکھ کر رونے لگی، امی نے عافیہ کو دلاسا دیا اس کے رونے کا سبب پوچھنے لگیں اور دروازہ کھول دیا۔گھر میں سب کچھ ٹھیک ٹھاک تھا۔

تب کہیں بمشکل تمام عافیہ نے روتے ہوئے کہا: ''امی! پہلے تو بھوت اندر والے کمرے میں ہی رہتا تھا اب تو میں نے اسے سہ دری میں بھی دیکھا ہے۔اس لیے میں اس سے ڈر کر دروازہ بند کر کے یہاں بیٹھ گئی۔''

یکا یک کاشف اندر سے نکلا تو امی اور عافیہ اسے دیکھ کر چونک پڑیں وہ عافیہ سے بولا -''عافیہ کیا بھوت چھت پر چلا گیا تھا؟''

''اس بات کا تمھیں کیسے پتہ چلا کہ عافیہ بھوت سے ڈر کر دروازہ بند کیے باہر بیٹھی ہے، بھوت چھت پر چلا گیا ہے اور تم کہاں تھے؟'' امی نے کاشف سے پوچھا۔

کاشف نے:''مم-میں-میں-!''

کر کے نظریں جھکا لیں کیونکہ عافیہ کے ہاتھ میں بھوت کا چہرہ تھا جسے وہ سہ دری سے اُٹھا کر لائی تھی۔ OO